

# ظلم بالائے ظلم جرم بالائے جرم

<"xml encoding="UTF-8?>

سامراجی دہشت گردوں نے ایک بار پھر سامرہ میں مشاہد مقدسہ کی بے ذریعہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے صبر و تحمل کا امتحان لیا ہے سامرہ میں خاندان رسالت و امامت کے دو امام معصوم حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری علیہما السلام کے حرم مطہر میں تشدد آمیز دھماکوں نے ایک بار پھر عالم اسلام خصوصاً "شیعی دنیا کے قلوب سینیوں میں بلادئے ہیں۔ یہ وہ ظلم بالائے ظلم اور جرم بالائے جرم ہے جو عالم اسلام خصوصاً" عراق کے شیعہ اور سنی تمام مسلمانوں کے مشترکہ دشمن امریکہ اور اس کے انتہا پسند بعثی آلہ کاروں نے نہایت ہی گہناؤ نے ابداف و مقاصد کے تحت انجام دئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اس طرح اپلیت عصمت و طہارت (ع) سے والی شیعوں کے جذبات و احساسات مشتعل کرکے عراق میں ایک ناقابل کنٹرول اندرولی جنگ شروع کر دیں اور عراق کی موجودہ فضا کو اور زیادہ خونبار بنائیں اس ملک میں اپنے سامراجی وجود کو باقی رکھنے کے لئے ایک موذیانہ دلیل اور بہانہ قرار دیں اس سازش کا اصل نشانہ وہ مذہبی علماؤ قائدین ہیں جنہوں نے گزشتہ چار برسوں سے عراق کے شیعوں اور سنیوں کو کسی بھی عنوان سے انتہا پسندی کا شکار ہوئے بغیر اسلامی بنیادوں پر امن و آشتی کی برقراری اور بیرونی افواج سے ملک کو خالی کرانے کی خاطر بیمیشہ اسلامی اتحاد و یکجہتی کی نصیحت و تلقین کی ہے اور کریبے ہیں۔ آج سے 16 ماہ قبل جب ان ہی عناصر نے عراق کی اس مقدس زیارت گاہ سامرہ میں نہایت ہی بے شرمی کے ساتھ بم دھماکوں کے ذریعے امامین عسکریین علیہما السلام کے روپوں کا طلائی گنبد تباہ کر دیا تھا اور خاندان رسول (ص) سے عقیدت رکھنے والے لاکھوں مسلمانوں کے قلوب ، مشاہد مقدسہ کی بے ذریعہ سب سخت مجوہ ہوئے تھے اور قریب تھا کہ عراق میں تعصب اور بد گمانیوں کے تحت مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان کشت و خون کا دریا بہ جائے کہ فوری طور پر عراق میں عالم تشیع کے ایک مرجع بزرگ آیت اللہ العظمی سیستانی دام ظله نے اور ان کی تائید کرتے ہوئے ریبیر انقلاب اسلامی ولی امر مسلمین حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای دام ظله نے بڑی بی سختی کے ساتھ تمام شیعوں اور سنیوں کو صبر و تحمل اور اسلامی اتحاد و یکجہتی باقی رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے دونوں کے درمیان منافرت پھیلانے سے متعلق اس عظیم المیے کے پس پرده سامراجی سازشوں کا انکشاف کیا تھا اور اس دوران ، یکے بعد دیگرے مشرق وسطی خصوصاً عراق ، فلسطین اور لبنان میں رونما ہوئے والے بہت سے حادثات میں امریکہ اسرائیل اور ان دونوں کے آله کار سامراجی ایجنٹوں کے ذریعے شیعوں اور سنیوں میں باہمی شگاف پیدا کرنے کی تمام تر کوششوں کے باوجود اسلامی دنیا کی تمام بڑی مذہبی قیادتوں نے عراق کے روحانی قائد آیت اللہ سیستانی اور رہبر معظم آیت اللہ خامنہ ای کی آوازوں پر لبیک کہی ہے۔ اگرچہ سامرہ کی مانند تمام دہشت گردانہ کارروائیوں کے بارے میں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اپنوں اور غیروں ہرایک نے اپنے انداز میں گفتگو کی ہے اور امریکہ ، اسرائیل ، القاعدہ ، عراق کے باقی ماندہ بعثی افلقی اور ایلسنت کے سلفی گروہوں ، بعض عرب پڑوں ملکوں ، اور مذکورہ تمام یا بعض عناصر کے باہمی اتحادیوں کو اسی مجرم ٹھرانے کی کوشش کی ہے اور اپنے دعووں کے حق میں دلیلیں اور

احتمالات پیش کئے ہیں لیکن شکوک و شبہات اور بد گمانیوں اور نفرتوں کی اس فضا کو صاف کرنے اور سامرہ کے دردناک المیے کے مجرم یا مجرموں کو پہچان کر ان کے بہتکنڈوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے کہ اب سامرہ جیسے کسی اور خون چکاں حادثے سے کس طرح محفوظ رہا جائے، بعض حقائق پر توجہ ضروری ہے۔ عراق کا مقدس شہر سامرہ، بغداد سے تقریباً "ایک سو دس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے جہاں مجموعی طور پر پوری آبادی ڈبڑھ لاکھ افراد پر مشتمل ہے جو سب کے سب اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں اور پچھلے پچاس مہینوں سے امریکی افواج کے سخت کنٹرول اور قبضے میں ہیں، چونکہ یہ شہر بعثیوں کی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے عراق پر قابض امریکی افواج تین چار برسوں سے امن برقرار رکھنے کے نام پر اس علاقے کو اپنے سخت کنٹرول میں لئے ہوئے ہیں حتی بیرونی زائروں کو بھی سامرہ کی زیارت سے محروم کر دیا گیا ہے چنانچہ بین الاقوامی پروٹوکول کے تحت عراق میں اگر کہیں بھی کوئی ناخوشگوار خونی المیہ پیش آئے تو اس ملک پر قابض امریکی اور برطانوی فوج کی ذمہ داری سے قطع نظر، سامرہ کا علاقہ توپوری طرح امریکی افواج کے سخت کنٹرول میں ہے اور بغیر کسی منصوبہ بند سازش یا کم از کم امریکی تعاون اور چشم پوشی کے، سامرہ میں اس طرح کی المناک دیشت گردانہ کارروائی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

علاوہ ازیں باخبر ذرائع کے مطابق حرم مطہر میں دیشت گرد عناصر کے پہنچنے، خدام کے ہاتھ پاؤں باندھے جانے، اور حرم مطہر کے دونوں مناروں اور سردار امام مہدی علیہ السلام میں بده کو صبح نوجے کے قریب رونما ہونے والے جانسوز دھماکوں کے درمیان پورے چھ گھنٹے کا وقفہ بتایا جاتا ہے چنانچہ اس دوران دیشت گرد عناصر، جو بھی رہے ہوں آسودہ خاطر ہو کر اپنے تمام تخریبی کام انجام دیتے رہے اور عراق کی منتخب مالکی حکومت کی حفاظتی کو شکست اور سامرہ میں پہلے سے موجود محافظ دستوں کے ساتھ ان کی جہڑپ ارو تیس چالیس افراد کی شہادت کے باوجود امریکی افواج کی بے پروائی بتاتی ہے کہ اس وحشتناک غیر انسانی کارروائی میں پوری طرح عراق پر قابض فوجیں ملوث ہیں جیسا کہ 16 مہینے قبل بھی اس حرم مطہر کا طلائی گنبد ویران کرنے میں ان بی دیشت گردوں کا ہاتھ رہا ہے یہ دیشت گردوں کا ایک خاص گروہ ہے جو عراق پر قابض ممالک کی افواج، عراق میں باقی ماندہ بعضی عناصر اور کچھ سلفی گروپوں کے بے دین زرخیریدوں پر مشتمل ہے اس شرمناک تکون کا اصل مقصد عراق کی منتخب حکومت پر ایک کاری ضرب لگا کر خاص طور سے عراق کے شیعوں کو مذہبی قیادت اور آیت اللہ العظمی سید علی سیستانی کی مدبرانہ ہدایت و رہبری کی طرف سے مایوس و بدگمان کرنا ہے کیونکہ ان کے خیال میں اس طرح کے واقعات سے شیعہ بے قابو ہو جائیں گے اور وہ کوئی ایسا جوابی اقدام کریں گے کہ عراق میں ایک طویل شیعہ سنی جنگ چھڑ جائے گی اور کم از کم اپلیسنت کا شیعہ مرجع کی قیادت سے اعتماد اٹھ جائے گا انارکزم کے ماحول میں نوری مالکی کی حکومت کو گرا کر ایاد علاوی کی مانند کس امریکی زلہ خوار کے ذریعہ عراق میں بھی ترکی کی طرح کا مذہب دشمن "شیعہ لائیک نظام" قائم کرنے کا موقع مل جائے گا جو صدام کے "سنی بعضی نظام" کی طرح امریکہ کے اشاروں پر سامراجی مفادات کے لئے کام کرے گا۔

البته اس شرمناک تکون کو معلوم نہیں ہے کہ اب عراق میں کوئی بھی الحادی نظام رائج کرنا ہرگز ممکن نہیں ہے آج اسلامی حاکمیت کے طرفدار عوام چاہیے وہ شیعہ ہوں یا سنی پہلے سے کہیں زیادہ متعدد اور منظم ہو چکے ہیں اور اس طرح کے شرمناک حادثے ان کے ایمانی جذبوں کو اور زیادہ قوت و استحکام عطا کریں گے۔ اسی لئے عراق کے شیعہ اور سنی متعدد محاددوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ جس طرح نجف کربلا اور کاظمین میں مقدس شہروں کی حفاظت و نگہبانی اور امن و آسائش کی بحالی مذہبی قیادت اور حکومت کی

مشترکہ فورسز کے کنٹرول میں ہے سامرہ میں بھی عراق پر قابض بیرونی افواج کا تسلط اور حفاظت کی ذمہ داری ختم کرکے اس مقدس شہر کا انتظام و انصرام مذہبی قیادت و حکومت اپنے ہاتھ میں لے لے کیونکہ اگر 16 مہینہ قبل سامرہ کے پہلے دھماکے کے بعد ہی یہ اقدام ہوا ہوتا تو آج بے حرمتی کی یہ دوسری واردات دیکھنا نہ پڑتی ۔

یقیناً سامرہ کا انتظام مذہبی قیادت کے ہاتھ میں آنے کے بعد ، حرمین عسکریین علیہما السلام میں تعمیر نو کا کام بھی از سرنو جلد از جلد شروع کیا جاسکے گا۔ پچھلے ڈیڑھ سال سے یہ کام رکا ہوا ہے اور اب مزید تاخیر مناسب نہ ہوگی الحمد لله جہاں تک موثق اطلاعات ہیں دنیا کے مختلف حصوں میں مقیم محبان اہلیت علیہم السلام کی خاص توجہ کے تحت امام عصر کی سرپرستی میں حرم مطہر اور سردار مقدس کی تعمیر جدید کے لئے اخراجات کامل طور پر فرایم ہیں صرف کام شروع کرنے کے لئے مناسب ماحول فرایم ہو جانے کی دیر ہے اور اسی ماحول کی فرایم کے لئے دنیا بھر میں جہاں بھی ، جو بھی محمد و آل محمد علیہم السلام کا عاشق ہے ہر مکن کوشش کرنا اس کا دینی و مذہبی فریضہ ہے اور جیسا کہ ولی امر مسلمین آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای مدد ظہر نے تاکید کی ہے :

" عالم اسلام کے علماء اور تمام مسلمانوں بالخصوص عراقي عوام کے لئے چاہے وہ شیعہ ہوں یا سنی ضروری ہے کہ دشمنوں کی فرقہ وارانہ سازشوں کی طرف سے مکمل طور پر پوشیار رہتے ہوئے صبر و تحمل سے کام لیں اور مسلمان بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کا پہلے سے زیادہ خیال رکھیں "۔ یاد رکھیں سامرہ کا روضہ صدیوں سے اس شہر کے اہلست کے درمیان معزز اور قابل احترام رہا ہے جبکہ اس ملک پر قابض قوتوں کی موجودگی کے بعد سے دوبار اس مقدس مقام کی اہانت کی جا چکی ہے ۔

تحریر : سید ولی الحسن رضوی

سامراجی دیشت گردوں نے ایک بار پھر سامرہ میں مشاہد مقدسہ کی بے حرمتی کے ذریعہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے صبر و تحمل کا امتحان لیا ہے سامرہ میں خاندان رسالت و امامت کے دو امام معصوم حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری علیہما السلام کے حرم مطہر میں تشدد آمیز دھماکوں نے ایک بار پھر عالم اسلام خصوصاً" شیعی دنیا کے قلوب سینوں میں پلا دئے ہیں ۔ یہ وہ ظلم بالائے ظلم اور جرم بالائے جرم ہے جو عالم اسلام خصوصاً" عراق کے شیعہ اور سنی تمام مسلمانوں کے مشترکہ دشمن امریکہ اور اس کے انتہا پسند بعثی آلہ کاروں نے نہایت ہی گھناؤ نے ایداف و مقاصد کے تحت انجام دئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اس طرح اہلیت عصمت و طہارت (ع) سے والہانہ عشق و ارادت رکھنے والے شیعوں کے جذبات و احساسات مشتعل کرکے عراق میں ایک ناقابل کنٹرول اندرولی جنگ شروع کر دیں اور عراق کی موجودہ فضا کو اور زیادہ خونبار بنانکر اس ملک میں اپنے سامراجی وجود کو باقی رکھنے کے لئے ایک موزیانہ دلیل اور بہانہ قرار دیں اس سازش کا اصل نشانہ وہ مذہبی علماؤ قائدین ہیں جنہوں نے گزشتہ چار برسوں سے عراق کے شیعوں اور سنیوں کو کسی بھی عنوان سے انتہا پسندی کا شکار ہوئے بغیر اسلامی بنیادوں پر امن و آشتی کی برقراری اور بیرونی افواج سے ملک کو خالی کرانے کی خاطر ہمیشہ اسلامی اتحاد و یکجہتی کی نصیحت و تلقین کی ہے اور کریبے ہیں ۔ آج سے 16 ماہ قبل جب ان ہی عناصر نے عراق کی اس مقدس زیارت گاہ سامرہ میں نہایت ہی بے شرمی کے ساتھ بم دھماکوں کے ذریعے امامین عسکریین علیہما السلام کے روضوں کا طلائی گنبد تباہ کر دیا تھا اور خاندان رسول (ص) سے عقیدت رکھنے والے لاکھوں مسلمانوں کے قلوب ، مشاہد مقدسہ کی بے حرمتی کے سبب سخت مجروح ہوئے تھے اور قریب تھا کہ عراق میں تعصب اور بد گمانیوں کے تحت مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے

درمیان کشت و خون کا دریا بہے جائے کہ فوری طور پر عراق میں عالم تشیع کے ایک مرجع بزرگ آیہ اللہ العظمی سیستانی دام ظله نے اور ان کی تائید کرتے ہوئے ریبر انقلاب اسلامی ولی امر مسلمین حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای دام ظله نے بڑی بی سختی کے ساتھ تمام شیعوں اور سنیوں کو صبر و تحمل اور اسلامی اتحاد و یکجہتی باقی رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے دونوں کے درمیان منافرت پھیلانے سے متعلق اس عظیم المیے کے پس پرده سامراجی سازشوں کا انکشاف کیا تھا اور اس دوران ، یکے بعد دیگرے مشرق وسطی خصوصاً عراق ، فلسطین اور لبنان میں رونما ہونے والے بہت سے حادثات میں امریکہ اسرائیل اور ان دونوں کے آہ کار سامراجی ایجنٹوں کے ذریعے شیعوں اور سنیوں میں باہمی شکاف پیدا کرنے کی تمام تر کوششوں کے باوجود اسلامی دنیا کی تمام بڑی مذہبی قیادتوں نے عراق کے روحانی قائد آیت اللہ سیستانی اور ریبر معظم آیت اللہ خامنہ ای کی آوازوں پر لبیک کہی ہے۔ اگرچہ سامرہ کی مانند تمام دہشت گردانہ کارروائیوں کے بارے میں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اپنوں اور غیروں ہرایک نے اپنے انداز میں گفتگو کی ہے اور امریکہ ، اسرائیل ، القاعدہ ، عراق کے باقی ماندہ بعضی افلقی اور اہل سنت کے سلفی گروہوں ، بعض عرب پڑوں ملکوں ، اور مذکورہ تمام یا بعض عناصر کے باہمی اتحادیوں کو اس کو کوشش کی ہے اور اپنے دعووں کے حق میں دلیلیں اور احتمالات پیش کئے ہیں لیکن شکوک و شبہات اور بد گمانیوں اور نفرتوں کی اس فضا کو صاف کرنے اور سامرہ کے دردناک المیے کے مجرم یا مجرموں کو پہچان کر ان کے بہتکنڈوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے کہ اب سامرہ جیسے کسی اور خون چکاں حادثے سے کس طرح محفوظ رہا جائے ، بعض حقائق پر توجہ ضروری ہے۔ عراق کا مقدس شہر سامرہ ، بغداد سے تقریباً ایک سو دس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے جہاں مجموعی طور پر پوری آبادی ڈیڑھ لاکھ افراد پر مشتمل ہے جو سب کے سب اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں اور پچھلے پچاس مہینوں سے امریکی افواج کے سخت کنٹرول اور قبضے میں ہیں ، چونکہ یہ شہر بعضیوں کی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے عراق پر قابض امریکی افواج تین چار برسوں سے امن برقرار رکھنے کے نام پر اس علاقے کو اپنے سخت کنٹرول میں لئے ہوئے ہیں حتی بیرونی زائروں کو بھی سامرہ کی زیارت سے محروم کر دیا گیا ہے چنانچہ بین الاقوامی پروٹوکول کے تحت عراق میں اگر کہیں بھی کوئی ناخوشگوار خونی المیہ پیش آئے تو اس ملک پر قابض امریکی اور بریتانیوی فوج کی ذمہ داری سے قطع نظر ، سامرہ کا علاقہ توپوری طرح امریکی افواج کے کنٹرول میں ہے اور بغیر کسی منصوبہ بند سازش یا کم از کم امریکی تعاون اور چشم پوشی کے ، سامرہ میں اس طرح کی المناک دہشت گردانہ کارروائی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

علاوہ ازیں باخبر ذرائع کے مطابق حرم مطہر میں دہشت گرد عناصر کے پہنچنے ، خدام کے ہاتھ پاؤں باندھے جانے ، اور حرم مطہر کے دونوں مناروں اور سردار امام مہدی علیہ السلام میں بدھ کو صبح نو بجے کے قریب رونما ہونے والے جانسوز دھماکوں کے درمیان پورے چھ گھنٹے کا وقہ بتایا جاتا ہے چنانچہ اس دوران دہشت گرد عناصر ، جو بھی رہے ہوں آسودہ خاطر ہو کر اپنے تمام تحریکی کام انجام دیتے رہے اور عراق کی منتخب مالکی حکومت کی حفاظتی کو شکش اور سامرہ میں پہلے سے موجود محافظ دستوں کے ساتھ ان کی جہڑپ اور تیس چالیس افراد کی شہادت کے باوجود امریکی افواج کی ہے پروائی بتاتی ہے کہ اس وحشتناک غیر انسانی کارروائی میں پوری طرح عراق پر قابض فوجیں ملوث ہیں جیسا کہ 16 مہینے قبل بھی اس حرم مطہر کا طلائی گنبد ویران کرنے میں ان ہی دہشت گردوں کا ہاتھ رہا ہے یہ دہشت گردوں کا ایک خاص گروہ ہے جو عراق پر قابض ممالک کی افواج ، عراق میں باقی ماندہ بعضی عناصر اور کچھ سلفی گروہوں کے بے دین زخیریدوں پر مشتمل ہے اس شرمناک تكون کا اصل مقصد عراق کی منتخب حکومت پر ایک کاری ضرب لگا کر خاص طور سے عراق کے

شیعوں کو مذہبی قیادت اور آیت اللہ العظمی سید علی سیستانی کی مدرسanh بداشت و ریبری کی طرف سے مایوس و بدگمان کرنا ہے کیونکہ ان کے خیال میں اس طرح کے واقعات سے شیعہ بے قابو ہو جائیں گے اور وہ کوئی ایسا جوابی اقدام کریں گے کہ عراق میں ایک طویل شیعہ سنی جنگ چھڑ جائے گی اور کم از کم اہلسنت کا شیعہ مرجع کی قیادت سے اعتماد اٹھ جائے گا انارکزم کے ماحول میں نوری مالکی کی حکومت کو گرا کر ایاد علاوی کی مانند کس امریکی زلم خوار کے ذریعہ عراق میں بھی ترکی کی طرح کا مذہب دشمن "شیعہ لائیک نظام" قائم کرنے کا موقع مل جائے گا جو صدام کے "سنی بعضی نظام" کی طرح امریکہ کے اشاروں پر سامراجی مفادات کے لئے کام کرے گا ۔

البتہ اس شرمناک تکون کو معلوم نہیں ہے کہ اب عراق میں کوئی بھی الحادی نظام رائج کرنا ہرگز ممکن نہیں ہے آج اسلامی حاکمیت کے طرفدار عوام چاہے وہ شیعہ ہوں یا سنی پہلے سے کہیں زیادہ متعدد اور منظم ہوچکے ہیں اور اس طرح کے شرمناک حادثے ان کے ایمانی جذبوں کو اور زیادہ قوت و استحکام عطا کریں گے ۔ اسی لئے عراق کے شیعہ اور سنی متعدد محادوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ جس طرح نجف کربلا اور کاظمین میں مقدس شہروں کی حفاظت و نگہبانی اور امن و آسائش کی بحالی مذہبی قیادت اور حکومت کی مشترکہ فورسز کے کنٹرول میں ہے سامرہ میں بھی عراق پر قابض بیرونی افواج کا تسلط اور حفاظت کی ذمہ داری ختم کر کے اس مقدس شہر کا انتظام و انصرام مذہبی قیادت و حکومت اپنے ہاتھ میں لے لے کیونکہ اگر 16 مہینہ قبل سامرہ کے پہلے دھماکے کے بعد ہی یہ اقدام ہوتا تو آج بے حرمتی کی یہ دوسری واردات دیکھنا نہ پڑتی ۔

یقیناً سامرہ کا انتظام مذہبی قیادت کے ہاتھ میں آنے کے بعد ، حرمین عسکریین علیہما السلام میں تعمیر نو کا کام بھی از سرنو جلد از جلد شروع کیا جاسکے گا ۔ پچھلے ڈیڑھ سال سے یہ کام رکا ہوا ہے اور اب مزید تاخیر مناسب نہ ہوگی الحمد لله جہاں تک موثق اطلاعات ہیں دنیا کے مختلف حصوں میں مقیم محبان اہل بیت علیہم السلام کی خاص توجہ کی تھت امام عصر کی سرپرستی میں حرم مطہر اور سردار مقدس کی تعمیر جدید کے لئے اخراجات کامل طور پر فراہم ہیں صرف کام شروع کرنے کے لئے مناسب ماحول فراہم ہو جانے کی دیر ہے اور اسی ماحول کی فراہمی کے لئے دنیا بھر میں جہاں بھی ، جو بھی محمد و آل محمد علیہم السلام کا عاشق ہے ہر مکن کوشش کرنا اس کا دینی و مذہبی فریضہ ہے اور جیسا کہ ولی امر مسلمین آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای مد ظلہ نے تاکید کی ہے :

" عالم اسلام کے علماء اور تمام مسلمانوں بالخصوص عراقي عوام کے لئے چاہے وہ شیعہ ہوں یا سنی ضروری ہے کہ دشمنوں کی فرقہ وارانہ سازشوں کی طرف سے مکمل طور پر ہوشیار رہتے ہوئے صبر و تحمل سے کام لین اور مسلمان بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کا پہلے سے زیادہ خیال رکھیں " ۔ یاد رکھیں سامرہ کا روپہ صدیوں سے اس شہر کے اہلسنت کے درمیان معزز اور قابل احترام رہا ہے جبکہ اس ملک پر قابض قوتوں کی موجودگی کے بعد سے دوبار اس مقدس مقام کی اہانت کی جا چکی ہے ۔